Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

چیک نمبر ایل ۳۲۵۹

جلد ۷۱ / ۳۶ | بدھ ۱۶ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ / ۱۳ صلح ۱۳۶۱ ہش / ۱۳ جنوری ۱۹۸۲ء | نمبر ۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۱ صلح / جنوری - سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

گذشتہ دو دن سے ضعف کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل عطا کرے اور اپنے فضل رحمت اور عنایت سے نوازتا رہے اور ہر گام پر حامی و ناصر ہو۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ عطا کرے اور بابرکت لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

انتہائی عقیدت و احترام اور محبت و عشق کے روح پرور ماحول میں

مرکزِ سلسلہ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مہتم بالشان جلسہ کا انعقاد

جماعتِ احمدیہ کے جید علمائے نے نبی کریم کی سیرت پاک پر دلنشین اور پر اثر تقاریر کیں

ہزاروں کی تعداد میں اہلِ ربوہ اور اطراف و جوانب کے احباب و خواتین کی شرکت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ایمان افروز روح پرور نظارہ۔ (قسط اوّل)

ربوہ ۹ صلح جنوری - مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں امسال بھی سیدنا حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یوم پیدائش کے موقع پر جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد انتہائی عقیدت و احترام اور ولولۂ عشق سے سرشار جذبات کے ساتھ مسجد مہدی سے ملحقہ میدان میں کیا گیا۔ عورتوں کا انتظام مسجد مہدی کے صحن میں پردہ کی رعایت سے کیا گیا تھا۔ اس جلسہ کی صدارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر محترم محمود احمد صاحب نے کی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علمائے کرام نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبی ہوئی تقاریر کے ذریعے احباب کے ایمانوں کو تازہ کیا اور انسانِ کامل اور وجہ تخلیق کائنات حضرت سید ولد آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات آپؐ کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر انتہائی خوبصورت اور دلنشین رنگ میں روشنی ڈالی۔ صدر جلسہ محترم محمود احمد صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں احباب پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ زیادہ عزم و تعہد کے ساتھ جاری و ساری کریں اور لوگوں کی فضول اور بے معنی باتوں کو چھوڑ کر اپنی زندگیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس و مطہر زندگی کے رنگ میں رنگین کر دیں۔

ہزاروں کی تعداد میں موجود احباب و خواتین نے اس جلسہ میں بڑی کثرت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور یوں نبیوں کے سردار سے اپنی دلی محبت اور فدائیت کا اظہار کیا۔ یہ جلسہ ساڑھے نو بجے سے قریباً ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ جملہ احباب و خواتین کامل صبر و سکون کے ساتھ تین گھنٹے اس روحانی محفل میں بیٹھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس اور بابرکت ذکر سنتے رہے۔ اس جلسہ سے جن علمائے کرام نے خطاب کیا ان میں مکرم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر، مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی)، مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد شامل تھے۔ اس کے علاوہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید، مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی، مکرم رفیق احمد صاحب اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے نعتیں سنائیں۔

اس جلسہ کا انعقاد شہر کے بارونق تجارتی مرکز گولبازار کی مسجد مہدی سے ملحقہ وسیع میدان میں شامیانے اور قناتیں لگا کر کیا گیا تھا۔ اس جلسہ میں عورتیں بھی بہت بڑی تعداد میں شامل ہوئیں۔ عورتوں کے لئے تمام انتظام مسجد مہدی کے صحن میں تھا۔ جہاں پر قناتیں لگا کر اس جگہ کو باپردہ بنا دیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے علاوہ گولبازار اور اطراف کے علاقوں کو نہایت خوبصورت جھنڈیوں اور رنگا رنگ بینروں سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے گیٹ پر خوش آمدید کے ساتھ سیدنا حضرت اقدس کے دو نہایت جامع اور پر اثر ارشادات بینروں پر لکھ کر لٹکائے گئے تھے جن میں حضرت اقدس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال تعریف و توصیف رقم فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ جلسہ گاہ کے اندر جا بجا مختلف رنگوں میں خوبصورت لکھے ہوئے بینرز لٹکے ہوئے تھے جن پر مندرجہ ذیل عبارات مرقوم تھیں۔

خاتم الانبیاء زندہ باد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ اسلام زندہ باد۔ کُلّ برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ محسن انسانیت زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ ختم نبوت زندہ باد۔ پنڈال میں نمایاں حروف میں لا الٰہ الا اللہ کے بابرکت حروف لکھے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ سیدنا حضرت اقدس کو دی گئی بشارت "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اس کے علاوہ ساری جلسہ گاہ کے گرداگرد رنگ برنگی جھنڈیاں لگائی گئی تھیں اور پورے میدان میں پرالی ڈالی گئی تھی تاکہ احباب کرام کو ٹھنڈی زمین پر بیٹھنے میں تکلیف نہ ہو۔

جلسہ کا وقت اگرچہ نو بجے صبح مقرر تھا مگر اس سے پہلے ہی ربوہ کے جملہ محلوں سے احباب کرام اور اطفال کی ٹولیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر باآواز بلند درود بھیجتی ہوئی جلسہ گاہ آنی شروع ہو گئیں تھیں۔ معصوم بچے قطاروں میں بڑی ترتیب اور نظم و ضبط کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے ربوہ کی سڑکوں گلیوں محلوں سے گزرتے ہوئے جلسہ گاہ میں آتے رہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں مختلف بینرز بھی اٹھا رکھے تھے ایک بینرز پر یہ شعر لکھا تھا۔

کروڑ جان ہو کر دوں فدا محمد پر
کہ اس کے لطف و کرم کا کوئی شمار نہیں

اگرچہ وقت نو بجے صبح مقرر تھا مگر موسم کی خرابی کی وجہ سے جلسہ کا آغاز تاخیر سے کرنا پڑا تاکہ زیادہ سے زیادہ خواتین و احباب اس بابرکت جلسہ میں حاضر ہو کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ذکر سے اپنی روحوں کو شاد کام کر سکیں

باقی صفحہ ۲ پر

• ۳ جنوری ۱۹۸۲ء کو بعد نماز عصر عزیزہ منصورہ شریف بنت محترم چوہدری محمد شریف صاحب۔ فاضل (سابق رئیس التبلیغ بلاد عربیہ و افریقہ غربیہ) دارالرحمت شرقی ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں اعزہ و اقارب کے علاوہ اہالیان ربوہ کی ایک بڑی تعداد نے بھی شرکت فرمائی۔ محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی وکیل التعلیم تحریک جدید نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لیے اجتماعی دعا کرائی۔

عزیزہ منصورہ شریف کا نکاح محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۲۹ دسمبر ۱۹۸۱ء کو مسجد مبارک میں عزیز محمد اکرم عارف ابن مکرم میاں محمد عالم صاحب بدر سرگودھا سے بعوض مبلغ پچیس ہزار روپیہ مہر پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لیے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

• ۲۹ دسمبر ۸۱ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے عزیزہ رضیہ منیرہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری ربوہ کے نکاح ہمراہ عزیز زکریا ناصر ابن مکرم یحییٰ ملک صاحب راولپنڈی کا اعلان بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ مہر فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لیے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

• خاکسار کے والد محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب (واقف زندگی) کے کولہے کا آپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ والد محترم کے لیے خصوصی دعائیں فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم والد صاحب کو صحت کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین۔

(حبیب الرحمٰن ساجد ربوہ۔ حال۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

• ۱۶ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

• ۱۳ صلح ۱۳۶۱ ہش

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہاڑوں سے بڑھ کر عدیم النظیر استقامت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی انبیاء ماسبق کی طرح کفار مکہ کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ چونکہ آپؐ جس قوم میں مبعوث ہوئے تھے وہ وحشت و بربریت اور جہالت میں بہت بڑھی ہوئی تھی۔ اس لئے اُس نے آپؐ پر اور آپؐ کے صحابہؓ پر انسانیت سوز مظالم ڈھانے میں انتہا کر دی۔ آپؐ نے اِس ظلم و بربریت کے بالمقابل جس صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا تاریخ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

اِس کی وجہ یہ ہے کہ عین اُس زمانہ میں جبکہ کفار مکہ آپؐ پر اور آپؐ کے صحابہؓ کی کمزور و بے بضاعت جماعت پر انسانیت سوز مظالم ڈھا رہے تھے آپؐ کو مسلسل فتح و نصرت کی بشارتیں مل رہی تھیں۔ قریش مکہ تو یہ دعوے کر رہے تھے کہ آپؐ جس عقیدہ کی اشاعت کر رہے ہیں اسے وہ کبھی پنپنے نہیں دیں گے اور آپؐ کو اور آپؐ کے مذہب کو صفحۂ ہستی سے نابود کر کے رکھ دیں گے لیکن خدا تعالیٰ آپؐ کی اُس کسمپرسی کی حالت میں آپؐ کو مسلسل یہ تسلی دے رہا تھا کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور مَیں تجھے لوگوں کے غیظ و غضب سے بچاؤں گا اور تجھے تیرے مقصد میں کامیاب کر کے رہوں گا۔ مثال کے طور پر اُس نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا :-

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ط وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ط وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ٥ (المائدۃ آیت ۶۸)

ترجمہ :- اے رسول تیرے ربّ کی طرف سے جو (کلام) تجھ پر اتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا اور اگر تُو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تُو نے اس کا پیغام (بالکل نہیں پہنچایا اور اللہ تجھے لوگوں (کے حملوں) سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ کافر لوگوں کو ہرگز (کامیابی کی) راہ نہیں دکھائے گا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ فتح و نصرت اور حفاظت کے ان وعدوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہ تسلی بھی دلائی کہ وہ اپنے وعدوں کے برخلاف کبھی نہیں کرتا، وہ جو وعدہ بھی کرتا ہے اسے پورا کر کے رہتا ہے اس لئے کہ اُسے ہر قدرت و طاقت حاصل ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ٥ وَعْدَ اللّٰهِ ط لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ (الروم آیات ۶، ۷)

ترجمہ :- اللہ جسے پسند کرتا ہے اُس کی مدد کرتا ہے اور وہ غالب اور بار بار کرم کرنے والا ہے۔ اللہ کے وعدہ کو خوب یاد رکھو۔ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف (کبھی) نہیں کرتا۔ مگر اکثر لوگ (یعنی مخالفین حق جو اکثریت میں ہوتے ہیں) اس بات کو نہیں سمجھتے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے تائید و نصرت اور حفاظت کے یہ وعدے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ازحد تقویت اور زبردست سہارے کا موجب تھے۔ آپؐ نے انتہائی شدید مخالفت اور انسانیت سوز مظالم ڈھائے جانے کے باوجود ایسی بے خوفی اور بے جگری اور عدیم النظیر استقامت کا مظاہرہ کیا کہ پہاڑوں کی استقامت بھی آپؐ کی استقامت کے آگے ہیچ تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمزور و بے بضاعت صحابہؓ کو یہ تسلی دینے کیلئے کہ اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود بہرحال غالب وہی آئیں گے انبیاء ماسبق کو پیش آنیوالے واقعات اور بالخصوص مخالفتوں اور ظلم و ستم کی گرم بازاری کے باوجود ظاہری لحاظ سے ان کی کمزور اور بے حیثیت جماعتوں کی معجزانہ کامیابیوں کا بھی قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو پیش آنیوالے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَإِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ٥ إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيِيْ نِسَآءَهُمْ ط إِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ٥ (القصص آیات ۴، ۵)

ترجمہ :- مومن قوم کے فائدہ کیلئے ہم موسیٰ اور فرعون کے صحیح سوانح تیرے سامنے پڑھتے ہیں۔ فرعون نے اپنے ملک میں بڑی تعلّی سے کام لیا تھا اور اس کے رہنے والوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ وہ ان میں سے ایک گروہ کو کمزور کرنا چاہتا تھا (اس طرح کہ) ان کے بیٹوں کو قتل کرتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا اور وہ یقیناً فسادیوں میں سے تھا۔

فرعون نے ظلم و ستم کا بازار گرم کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کیلئے انتہائی مخدوش حالات پیدا کر دیئے تھے اور نظریہ آتا تھا کہ وہ حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کو کالعدم کر کے رکھ دے گا اور حضرت موسیٰؑ جو صداقت لے کر آئے ہیں اُس کا نام و نشان مٹا ڈالے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کیساتھ تھا۔ اُس نے اُن سے فرعون کے مظالم سے نجات اور صداقت کے غلبہ کا وعدہ کر رکھا تھا اور انہیں برابر تسلی دے رہا تھا کہ وہ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا اور حالات کیسے ہی بد سے بدتر کیوں نہ ہو جائیں اور کیسی ہی مہیب صورت کیوں نہ اختیار کر لیں وہ فرعون کو اس کے مقصد میں ہرگز کامیاب نہ ہونے دے گا، کامیاب بالآخر وہی ہوں گے اور وہی غالب آئیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان وعدوں اور ان کے پورا ہونے کے بارہ میں اپنی قدیمی سنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

وَنُرِيْدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ٥ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ٥ (القصص آیات ۶، ۷)

ترجمہ :- اور ہم نے ارادہ کر رکھا تھا کہ جن لوگوں کو ملک میں کمزور سمجھا گیا تھا اُن پر احسان کریں اور ان کو سردار بنا دیں اور ان کو (تمام نعمتوں کا) وارث کر دیں اور ان کو ملک میں تمکنت بخشیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو ان سے وہ کچھ دکھائیں جس کا ان کو خوف لگا ہوا تھا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ کس شان سے اُس نے اپنے ان وعدوں کو پورا کیا۔ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تباہ و برباد ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو ان کے مظالم سے نجات ملی اور وہ حق جس کے وہ علمبردار تھے وہ غالب آکر رہا۔

ان واقعات کا خدا تعالیٰ نے اس لئے تفصیل سے ذکر کیا تاکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ پر ایمان لانے والے مٹھی بھر مسلمانوں کو یہ تسلی دے کہ وہ بھی اُنہی حالات میں سے گزر رہے ہیں جن میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو گذرنا پڑا تھا۔ جس طرح اُس نے حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کے ساتھ کیئے ہوئے وعدوں کو پورا کیا اسی طرح وہ آپؐ کے ساتھ کئے ہوئے

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا

کے وعدہ کو بھی ضرور پورا کرے گا۔ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان وعدوں کے بارہ میں کسی شک میں مبتلا نہ ہوں وہ اس پر کامل توکل رکھیں اور اس یقین پر مضبوطی سے قائم رہیں کہ وہ ان وعدوں کو پورا کر کے رہے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا نہ کرے۔ تاریخ شاہد ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کیا اور کمزور و بے بضاعت مسلمانوں نے يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا کے وعدے اور فتح و نصرت کے تمام دوسرے وعدوں کے پورا ہونے کا خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

حق یہی ہے کہ حق پرستوں کا دارو مدار اپنی تدبیروں پر نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کی وجہ سے کوئی تدبیر کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ ان کا بھروسہ اپنے خدا اور اس کے وعدوں پر ہوتا ہے۔ انتہائی مخالف و نامساعد اور مخدوش حالات کے باوجود اُنہیں یہ تسلی ہوتی ہے کہ ان کا خدا ان کے ساتھ ہے اور وہ ضرور ان کی مدد کرے گا اور غلبۂ حق کے مقصد میں انہیں کامیاب کر دکھائے گا۔

صحابہ کرامؓ کا بلند مقام

حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں

"ہمارے ہادیٔ اکمل کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جان نثاریاں کیں۔ جلاوطن ہوئے۔ ظلم اٹھائے۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ جانیں دیں۔ لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی جس نے انہیں ایسا جان نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی۔ اس لئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم، تزکیۂ نفس، اپنے پیرؤں کو دنیا سے متنفر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا، اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲-۴۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین سے حسنِ سلوک کی اہمیت

مکرم محمود نجیب اصغر صاحب لاہور

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور نہایت ہی حسین اور پیاری اور اکمل و افضل تعلیمات کا مرقع ہے یہ تعلیمات آہستہ آہستہ مختلف انبیاء پر نازل ہوتی رہیں حتیٰ کہ اپنی تکمیل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے پہنچیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ صافی پر اتر کر قرآن کریم کی شکل میں ہم تک پہنچیں اور اس طرح قیامت تک کیلئے محفوظ کرلی گئیں چنانچہ قرآن مجید میں وہ تمام کلام بھی اصل اور کامل شکل میں موجود ہے جو سابقہ انبیاء پر بھی اترتا رہا اور پہلے سے کہیں بڑھ کر حسن و خوبی اور پوری شان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا اور ساری دنیا کے لئے شرف لے کر آیا۔

قرآن کریم کی حسین تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم والدین سے حسن سلوک کے بارہ میں ہے جو ایک بہترین معاشرہ کی تعمیر کے لئے بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تعلیم کو قرآن کریم میں مختلف پیرایہ میں واضح فرمایا ہے کہیں انبیاء سابقین کی مثالیں دے کر کہ فلاں نبی اپنے والدین کے ساتھ اس طرح حسنِ سلوک کرتا تھا کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دے کر اور بدسلوکی سے بچنے کی تاکید فرما کر وضاحت فرمائی ہے کہیں ان کے لئے دعائیں کرنے کا حکم دیا ہے اور خود ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے الہامی دعائیں بھی سکھائی ہیں۔ بعض مقامات پر کسی اور نبی کے ذریعے اُن کے بیٹے کے حوالے سے والدین کا شکریہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور والدین کے لئے دعاؤں پر اس قدر زور دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیمؑ کی ایک الہامی دعا کو نماز کا حصہ بنا دیا جو انہوں نے اپنے والدین کی بخشش کے لئے خدائے غفور سے مانگی تھیں تاکہ ہر اعتبار سے مومنوں کی توجہ اس اہم حکم کی طرف پھرتی رہے اور وہ دن میں پانچ بار جہاں فرض نمازوں میں والدین کی مغفرت کے لئے دعائیں کریں وہاں ان کے ساتھ حسن سلوک کے احکام خداوندی کو یاد رکھیں اور غافل نہ ہوں

کمائی میں ماں باپ کا پہلا حق

قرآن کریم کی دوسری سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔

(البقرہ : ۲۱۶)

حضرت مصلح موعود نے اس کا یہ ترجمہ فرمایا ہے

"وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ تو کہہ دے (کہ) جو اچھا مال بھی تم دو وہ (تمہارے) ماں باپ۔ قریبی رشتہ داروں۔ یتیموں مسکینوں اور مسافر کا (پہلا) حق ہے۔ اور جو نیک کام بھی تم کرو اللہ اسے یقیناً اچھی طرح جانتا ہے۔"

اس آیت میں اولاد کے مال میں سے پہلا والدین کو ترتیب کے لحاظ سے اولیت دی گئی ہے یعنی بتایا کہ اولاد کے مال میں سے پہلا حق والدین کا ہے اور اس کے بعد اقرباء یتامیٰ۔ مساکین اور مسافروں وغیرہ کا حق ہے۔

بدسلوکی سے بچنے کی تاکید

قرآن کریم کی سترہویں سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا (بنی اسرائیل: ۲۴)

تیرے ربّ نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں (اُن کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور اُن سے (ہمیشہ) نرمی سے بات کر۔

ماں باپ کیلئے الہامی دعا

سورۃ بنی اسرائیل ہی کی اگلی آیت میں فرمایا

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

(بنی اسرائیل : ۲۵)

اور رحم کے جذبہ کے ماتحت اُن کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور (ان کے لئے دعا کرتے وقت) کہا کر (کہ اے) میرے ربّ! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (خدا تعالیٰ کی ان پر سلامتی نازل ہو) کے دوسرے جانشین اور موعود فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (خدا ان سے راضی ہو) نے تفسیر کبیر میں اس آیت اور دعا کے بارہ میں ایک نقطہ یہ بیان فرمایا ہے کہ چونکہ انسان بالعموم وہ خدمت والدین کی نہیں کرسکتا جو انہوں نے کی ہوتی ہے اس لئے اُسے چاہیئے کہ کمی پوری کرنے کیلئے دعا کرتا رہے۔

چنانچہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

ایک بہترین الہامی دعا ہے جو التزام سے کرتے رہنا چاہیئے۔

خدا کے ساتھ والدین کا شکر

قرآن کریم کی اکتیسویں سورۃ لقمان میں اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمانؑ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کا شرک کرنے کی تردید کے بعد انسان کو جو تعلیم دی ہے وہ والدین کا شکر ادا کرنے کی ہے اور اسے اپنے شکر ادا کرنے کے ساتھ اس لئے شامل فرمایا کیوں کہ ماں باپ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی ظل ہوتے ہیں اور ظلی رنگ میں خدا تعالیٰ (جو کہ ربّ العالمین ہے) کی طرح اپنی اولاد کی ربوبیت کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ

(لقمان : ۱۵)

اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا تھا (اور) اس کی ماں نے اسے کمزوری کے (ایک دور کے) بعد کمزوری (کے دوسرے دور) میں اُٹھایا تھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال کے عرصہ میں تھا (یاد رکھو کہ) میری ہی طرف (تجھ کو) لوٹ کر آنا ہوگا۔

مشرک کے علاوہ والدین کی کامل اطاعت

سورۃ لقمان کی اگلی آیت میں فرمایا

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (لقمان: ۱۶)

اور اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی بات مت مانیو۔ ہاں دنیوی معاملات میں اُن کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھیو اور اس شخص کے پیچھے چلیو جو میری طرف جھکتا ہے اور تم سب کا لوٹنا میری طرف ہوگا اس وقت میں تم کو تمہارے اعمال سے خبردار کروں گا

(تفسیر صغیر)

اس آیت کی مزید وضاحت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اس تعلیم سے ہوتی ہے جو آپ نے کشتی نوح میں اس بارہ میں بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ فرمایا

"جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جہاں عقائد کا معاملہ آجائے وہاں والدین کی تقلید ضروری نہیں وہاں اس شخص کے پیچھے چلنا مقدم ہے جو امام وقت ہے اور خدا تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہے۔

حسن سلوک کا دیرینہ حکم

ایک اور جگہ پر بڑے پُراثر انداز میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی چھیالیسویں سورت الاحقاف میں فرمایا

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ

(الاحقاف : ۱۶)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کیساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کیساتھ اُس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس آیت میں پہلی آیات کی طرح ماضی کا صیغہ استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی کہ چونکہ شروع سے والدین کا اولاد پر یہ احسان ہے کہ وہ اُن کے پیدائش اور پرورش کے لئے تکالیف برداشت کرتے ہیں اور ماں حمل کے عرصہ سمیت دو سال سے تیس ماہ تک بچے کی صحت کے مطابق دودھ پلانے کے عرصہ کو بڑھا گھٹا کر سخت تکلیف برداشت کرتی ہے اور باپ ساری عمر محنت مزدوری کر کے ضروریاتِ زندگی برداشت کرتا ہے۔ اور باپ ساری عمر محنت مزدوری کر کے ضروریاتِ زندگی فراہم کرتا ہے اس لئے ان تکالیف کا جذباتی رنگ میں حوالہ دے کر اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا اور اس کو قدیم زمانہ سے نافذ العمل بیان فرمایا:۔

انبیاء اوّلین کا ماں باپ سے حسنِ سلوک

اللہ تعالیٰ کے احکامات پر بہترین اور کامل رنگ میں عمل کرنے والے انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں چنانچہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے حکم کی وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف انبیاء علیہم السلام کی مثالیں دی ہیں جس سے اس حکم کی اہمیت واضح ہوتی ہے چنانچہ قرآن کریم کی انیسویں سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی مندرجہ ذیل مثالیں دی ہیں۔

(۱) رکوع ۱ میں حضرت یحییٰ کے ذکر میں فرمایا:۔

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا

(مریم ۱۵)

اور وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا تھا اور ظالم اور نافرمان نہیں تھا۔

(۲) رکوع ۳ میں حضرت عیسیٰ کے ذکر میں اُن کی زبانِ مبارک سے کہلوایا:۔

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا (مریم: ۳۳)

اور مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بدبخت نہیں بنایا

(۳) رکوع ۳ میں حضرت ابراہیمؑ کے ذکر میں فرمایا کہ جب بتوں کی تکذیب کے نتیجہ میں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے والد کا اختلاف ہوا تو

قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا

(مریم ۴۸)

(اس پر ابراہیم نے) کہا اچھا میری طرف سے تجھ پر سلامتی کی دعا پہنچتی رہے (یعنی میں تجھ سے الگ ہو جاتا ہوں) میں اپنے رب سے تیرے لئے ضرور مغفرت کی دعا کروں گا۔ وہ مجھ پر بہت ہی مہربان ہے۔

پس ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جہاں انبیاء کو والدین سے نیک سلوک کرنے والا قرار دیا۔ وہاں والدین کی نافرمانی کو ظلم اور بدبختی قرار دیا ہے۔

حضرت نوحؑ کی ماں باپ کیلئے دعا

قرآن کریم کی اکہترویں سورۃ نوحؑ میں حضرت نوحؑ کی ماں باپ کے لئے دعا مذکور ہے فرمایا:۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (نوح ۲۹)

اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ہر اُس شخص کو جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوتا ہے اس کو بخش دے اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کو بھی۔

حضرت یوسفؑ کا والدین سے حسنِ سلوک

قرآن کریم کی بارہویں سورۃ یوسف میں حضرت یوسفؑ کا اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک بھی مذکور ہے لکھا ہے کہ جب ان کے والدین اور بہن بھائی وغیرہ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسفؑ نے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا اور اُن کی یہاں تک عزت کی کہ لکھا ہے

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

(یوسف: ۱۰۱)

اور اُس نے اپنے ماں باپ کو اپنے تخت پر بٹھایا اور فرمایا:۔

وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا

(یوسف: ۱۰۱)

اور وہ (سب) اس کی وجہ سے (خدا کا شکر کرتے ہوئے) سجدہ میں گر گئے۔

اطاعتِ والدین کی بہترین مثال

قرآن کریم کی سینتیسویں سورۃ الصّٰفّٰت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی اطاعت کی بہترین مثال دی ہے جو والدین کی اطاعت اور حسنِ سلوک کے مضمون کو بہت واضح کرتی ہے مضمون کی طوالت کے پیشِ نظر صرف اردو ترجمے پر اکتفا کیا جاتا ہے فرمایا:۔

"پھر جب وہ لڑکا (یعنی اسماعیلؑ) اُس (یعنی ابراہیمؑ) کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اس (یعنی ابراہیمؑ) نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ (گویا) میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے (اس وقت بیٹے نے) کہا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور اس (یعنی باپ) نے اس (یعنی رضامندی ظاہر کرنے والے بیٹے) کو ماتھے کے بل گرا لیا اور ہم نے اس (یعنی ابراہیم) کو پکار کر کہا:۔

"اے ابراہیمؑ! تو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (یعنی تو اور تیرا بیٹا قربانی کے لئے تیار ہو گئے اور اس طرح خدا تعالیٰ نے تم کو قرب کا مقام بخشا جو محسنوں کا بدلہ ہے)" یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے اس (یعنی اسماعیلؑ) کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ سے دیا۔ اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔ (الصّٰفّٰت: ۱۰۳ تا ۱۰۹)

والدین کیلئے دعاؤں کا تسلسل

قرآن کریم کی چودھویں سورۃ ابراہیم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی ایک جامع الہامی دعا کا ذکر فرمایا ہے جس کی اہمیت کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے نماز کا ایک حصہ بنا دیا ہے تاکہ قیامت تک پیدا ہونے والے خدا کے بندے دن میں پانچ بار ہر نماز میں اپنے والدین کے لئے بھی دعائیں کریں اور اس امر کو یاد رکھیں کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک احسن کی اطاعت اور اُن کے لئے دعائیں کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت ہی اہم اور افضل ہے اور اس دعا کا وہ حصہ جو والدین کے بارہ میں ہے یہ ہے فرمایا:۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (ابراہیم ۴۲)

یعنی اے ہمارے ربّ! جس دن حساب ہونے لگے اُس دن مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دیجیو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زریں ارشادات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی سب سے زیادہ اور کامل اطاعت کرنے والے تھے نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ لوگوں میں سے میرے حسنِ سلوک کا زیادہ مستحق کون ہے؟ حضور نے فرمایا "تیری ماں" اُس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا "تیری ماں" اُس نے پوچھا پھر کون؟ حضور نے فرمایا "تیری ماں" اس نے چوتھی بار پوچھا پھر کون؟ حضورؐ نے فرمایا "اس کے بعد تیرا باپ تیرے حسنِ سلوک کا زیادہ مستحق ہے"

حضورؐ کے بچپن میں ہی حضورؐ کے والدین فوت ہو چکے تھے اس لئے حضورؐ کو خود ان کی خدمت کا موقع تو نہ ملا تاہم حضورؐ صحابہؓ کی خاص طور پر نگرانی فرماتے تھے کہ وہ اپنے ماں باپ سے حسنِ سلوک کریں ایک بار حضورؐ نے فرمایا "خدا کی رضا باپ کی رضا میں ہے" اسی طرح فرمایا "خدا نے تم پر تمہاری ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دے دیا ہے" نیز فرمایا "جنت تمہاری ماؤں کے قدموں میں ہے" ایک موقع پر فرمایا اس سے زیادہ بدقسمت کون ہوگا؟ جس نے اپنے بوڑھے والدین کو پایا اور اُن کی خدمت کر کے جنت کو نہ پایا"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی حضرت اویس قرنیؓ کو بارہا پیغام بھیجا کہ وہ حضورؐ کی زیارت اور ملاقات سے اپنی ماں کی خدمت کو مقدم رکھیں چنانچہ انتہائی درجہ کے عشق اور محبت کے باوجود اویس قرنیؓ یمن سے مدینہ نہ آسکے آنحضرت صلعم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یمن سے خوشبو آرہی ہے آنحضرت صلعم نے وفات کے وقت جن دو اشخاص کو اپنا سلام بھیجا اُن میں سے ایک اویس قرنیؓ تھے۔

حضرت سعدیہؓ حضورؐ کی رضاعی ماں تھیں حضورؐ اُن کا بہت احترام فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ مدینہ میں حضورؐ کو ملنے آئیں حضورؐ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُن کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھائی۔

خدمتِ والدین کیلئے اہل و عیال کی معاونت

اسلام یورپین مفکروں کی طرح بوڑھے والدین کو بوسٹلوں میں بے یار و مددگار چھوڑنے کے حق میں نہیں ہے بلکہ انہیں خاندان میں سب سے اہم مقام دیتا ہے اور اس نازک وقت میں جب کہ ایک طرف والدین بوڑھے ہوں اور دوسری طرف اہل و عیال کی ذمہ داریاں ہوں خاص طور پر والدین کی اطاعت اور خدمت اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید کرتا ہے اور اُن کے ساتھ امتیازی اور بہتر سلوک کرنے کے حق میں ہے اور چاہتا ہے کہ نوجوان بیٹے کے اہل و عیال والدین کی خدمت میں اُس کے ممد و معاون ثابت ہوں۔

ایک دفعہ ایک نومسلم کی رپورٹ حضرت اقدس تک پہنچی کہ وہ اپنی بیوی کی وجہ سے اپنی ماں سے بدسلوکی کا مرتکب ہوا ہے آپ نے غالباً ۱۲ر فروری ۱۹۰۷ء کو اس شخص کے نام ایک خط روانہ فرمایا اور اُسے قرآن و حدیث کی روشنی میں ماں باپ کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ وہ ماں کو بیوی کا محتاج نہ بنائے بلکہ اپنی ماں کے ہاتھ میں گھر کے اخراجات کے پیسے دے اور اپنی بیوی کو اُس کے والدین کی خدمت کی طرف توجہ دلائے اور اگر اُس کی بیوی پس و پیش کرے تو اُسے فوراً طلاق دے دے

اسی طرح ایک بار آپ نے فرمایا "یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بھلا بُرا کہتی ہیں بلکہ اپنی ساس اور سسر کو بھی سخت الفاظ سے یاد کرتی ہیں حالانکہ وہ اُس کے خاوند کے بھی قابلِ عزت بزرگ ہیں وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھ لیتی ہیں جیسا کہ محلہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے یہاں تک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے تو اس کے لڑکے کو چاہیئے کہ طلاق دے دے۔ پس جبکہ ایک عورت کی ساس اور سُسر کے کہنے پر اس کو طلاق مل سکتی ہے تو اور کون سی بات رہ گئی ہے۔

(الحکم ۳۱ر مارچ ۱۹۰۷ء)

حضرت اقدسؑ کے تیسرے جانشین اور جماعت کے موجودہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۰ء کے دورۂ مغرب میں امریکہ کے افراد جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"مغرب میں والدین کی خدمت و اطاعت کا جذبہ شروع سے ہی مفقود ہے بالخصوص بڑھاپے میں ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا ان کی اولاد انہیں ان کے حال پر چھوڑ کر ان سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور ان کی خبر تک نہیں لیتی کہ وہ کس حال میں ہے بچے والدین کی وفات پر ان کی دولت تو ورثہ میں ہتھیا لیتے ہیں لیکن خود ان پر ایک پائی خرچ کرنے کے بھی روادار نہیں ہوتے .... مغرب میں والدین کے ساتھ ان کے بڑھاپے میں لاپرواہی برت کر جس سہل انگاری سے کام لیا جاتا ہے وہ اخلاق دیوالیہ پن کی آئینہ دار ہے۔ تم اپنے آپ کو اس اخلاق دیوالیہ پن سے بچاؤ ورنہ خدا کی رحمت سے دور جا پڑو گے" (دورۂ مغرب صفحہ ۵۱۹-۵۲۰)

خدا کرے ہم والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور خدا کی نگاہ میں ظالم بدبخت اور نافرمان نہ بنیں۔ اللّٰھم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۹۸۱ء

مرتبہ :- محترمہ سلیمہ قمر صاحبہ۔ ایم۔ اے ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خواتین جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ خلافت لائبریری کے عقب میں ۲۶ تا ۲۸ ردسمبر ۱۹۸۱ء بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

۶۹۶۰۰ خواتین نے جلسہ کی کارروائی کو نہایت توجہ و سکون سے سنا اور اپنی جھولیوں کو علم و عرفان کے موتیوں سے بھر لیا اور اس بابرکت جلسہ میں پاکستان کے شمال و جنوب اور مشرق و مغرب کے علاوہ۔ لندن، امریکہ، غانا، مغربی جرمنی، سری لنکا، ماریشس، انڈونیشیا و جزائر غرب الہند۔ جنوبی افریقہ، انڈیا اور ملائیشیاء کی ۵۶ نمائندہ خواتین نے بھی شرکت کی۔ غیر ممالک سے آنے والی خواتین کے لئے انگریزی اور انڈونیشین زبان میں ترجمہ کا براہ راست انتظام تھا۔ اور جلسہ کی کارروائی بذریعہ ہیڈ فون ان تک پہنچتی رہی۔

کارروائی کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

۲۶ر دسمبر ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ پہلا دن

اجلاس اوّل

۹-۲۰ پر جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ۹-۳۰ پر حضرت اقدس کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا گیا۔ ۹-۴۰ پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کیا گیا۔

۱۰-۴۵ پر جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ زیر صدارت محترمہ سیدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ شروع ہوا۔ اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے "سیرت حضرت اماں جان" کے بارے میں خطاب فرمایا۔

آپ نے حضرت اماں جانؓ کے خاندانی حالات تفصیلاً بتائے اور حضرت اقدس کے ساتھ ان کی شادی کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ کو خود خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کی زوجیت کے لئے منتخب فرمایا تا دونوں خاندانوں کے ذریعہ ایک نئے خاندان کی بنیاد رکھی جائے، جن کے ذریعہ اشاعت دین حق کا کام لیا جانا مقدر تھا۔ آپ نے حضرت اقدس کے وہ الہامات جو شادی اور اس کے نتیجہ میں منتشر اولاد سے متعلق تھے ان کا ذکر فرمایا۔ اور حضرت اماں جانؓ کے بلند مقام اور آپ کی سیرت مبارکہ کے بعض پہلوؤں تہجد گزاری، کثرت سے دعائیں کرتے، حضرت اقدس کے دعاوی پر مکمل ایمان، اور حضرت اقدس کی وفات پر کامل صبر و رضا۔ غرباء پروری یتیموں سے شفقت و مہمانوازی کے واقعات کو حضرت مصلح موعود اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی روایات کے ذریعہ تفصیلاً بتایا۔

آپ نے سلسلہ کے لئے مالی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے اخبار الفضل کے اجراء۔ تحریک جدید اور منارۃ المسیح کی تحریک میں حضرت اماں جان کا بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے بارے میں بھی بتایا۔ نیز آپ کی جماعت سے محبت کی بھی وضاحت فرمائی اور فرمایا کہ جماعت پر آپکا یہ عظیم احسان ہے کہ حضرت اقدس کی بیان فرمودہ روایات کو جماعت کے سامنے پیش کیا۔

آخر میں آپ نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضرت اماں جان کی صفات حسنہ کا تفصیلی ذکر تھا۔ آپ کا یہ خطاب ۱۰-۴۸ تک جاری رہا۔ بعد ازاں آپ نے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر ہونے والے وظائف کے امتحان کے نتیجہ کے مطابق انعامات تقسیم فرمائے۔ مکرمہ طاہرہ مبشرہ صاحبہ دارالصدر جنوبی ربوہ کو مبلغ چھ صد روپے (۶۰۰) وظیفہ نصرت جہاں کے تحت دیئے گئے۔ مبارکہ بیگم صاحبہ آف مبارک آباد کو دوم اور امۃ الشافی صاحبہ مبارک آباد کو سوم انعامات ملے۔

عابدہ منصورہ صاحبہ دارالصدر جنوبی نے مبلغ ۳۶۰ روپے وظیفہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے حاصل کئے۔ بشریٰ پروین صاحبہ قیادت نمبر ۴ کراچی دوم اور نبیلہ امۃ الرحمٰن صاحبہ دارالصدر شمالی سوم رہیں۔ ۱۱-۵۲ پر انڈونیشیا کی نمائندہ نے حاضرات سے خطاب فرمایا۔

۱۲-۱۱ تا ۱۲-۰۰ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر "غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم" مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کی گئی۔ اور پہلے اجلاس کارروائی اختتام پذیر ہوگئی۔

اجلاس دوم ۲۶ر دسمبر ۱۹۸۱ء بوقت شام

۲-۰۰ بجے نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرمہ صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ ہوا۔ کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرمہ سوہانہ شکور صاحبہ آف انڈونیشیا نے کی۔

۲-۰۵ پر طاہرہ صدیقہ صاحبہ ربوہ نے نظم پڑھی۔ ۲-۱۰ پر صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے "حضرت مصلح موعود کی جماعت سے محبت" کے بارہ میں تقریر کی۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ کے ذریعہ حضرت مصلح موعود کے بلند مقام کو بیان کیا۔

حضرت مصلح موعود کی اپنی جماعت سے محبت کے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بطل جلیل جسکے صبح و شام، دن کا چین اور راتوں کی نیند جماعت کے لئے وقف تھی۔ بعد ازاں آپ نے بیان کیا کہ حضرت مصلح موعود کی سوانح پر نظر ڈالنے سے تمام مسلمانوں کے لئے محبت کے جذبات نظر آتے ہیں، آپ نے مختلف واقعات و روایات کی روشنی میں حضرت مصلح موعود کی جماعت سے محبت بیان کی۔ نیز جماعت کی تربیت و ترقی و بہبود کی خاطر آپ نے جو مختلف تنظیمیں خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ۔ جامعہ احمدیہ، تحریک جدید و وقف جدید کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان کے یہ سب اقدامات جماعت سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

۲-۳۰ پر مکرمہ رضیہ درد صاحبہ نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ دنیا میں جو مذاہب بھی پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرتے ہیں اور ان کی تعلیم کا مرکزی نقطہ ہی اللہ تعالیٰ کی ذات باری ہے۔ اور دنیا میں جتنے نبی اور رسول آئے وہ یہی شہادت دیتے رہے ہیں کہ دنیا کا ایک خدا ہے۔

بعد ازاں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مختلف واقعات سے ہستی باری تعالیٰ کے دلائل بیان کئے اور بتایا کہ خدا کے برگزیدہ انسانوں کی زندگیاں۔ انکا عمل پکار پکار کر خدا تعالیٰ کی ہستی کی گواہی دیتا ہے۔

۲-۴۵ پر محترمہ ثمرینہ ہاشمی صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی ۲-۵۲ پر نمائندہ غانا نے خطاب فرمایا۔

۳-۰۰ بجے مکرمہ شوکت گوہر صاحبہ نے اپنی تقریر میں "حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عظیم الشان معجزات" بیان کئے اور بتایا کہ معجزہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ عمل اور نشان جس کی مثال پیش کرنے سے دوسرے لوگ عاجز ہوں معجزہ کہلاتا ہے۔ آپ نے حضرت اقدس کے علمی معجزات بیان کرتے ہوئے آپ کے قرآنی علوم و معارف اور آپ کی معرکہ آراء تصانیف کا ذکر کیا جن میں مخالفین کے اعتراضات کا رد پیش کیا گیا ہے۔ ان علمی معجزات میں کوئی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ پھر آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی عظیم الشان پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ ۳-۲۱ پر آپ کی تقریر ختم ہوئی اور ۳-۲۳ پر مکرمہ ریحانہ شاہین قریشی صاحبہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طبقۂ نسواں پر احسانات" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے اسلام سے قبل عورت کی زبوں حالی کا ذکر کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل کا دور عورت کے لئے انتہائی نفرت و حقارت کا دور تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت عورتوں کے لئے ایک احسان عظیم ثابت ہوا۔ عزت و شرف کے دروازے عورت کے لئے کھل گئے، ظلم اور استبداد کی راہیں بند ہوگئیں۔

بعد ازاں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر بحیثیت ماں، بیٹی اور بیوی احسانات کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کو ہر وہ حق دلوایا جسکی وہ مستحق تھی۔

۳-۴۲ پر مکرمہ سمیعہ انجم صاحبہ فیصل آباد نے نظم پڑھی اور ۳-۵۸ پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی تقریر برعنوان "کلام اللہ کا مرتبہ اور حضرت المصلح موعود" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ ۴-۴۰ پر دوسرا اجلاس ختم ہوگیا۔ (باقی)

تبلیغ برائے محبت

تبلیغ کی ایک قسم "تبلیغ برائے محبت" بھی ہے کہ بغیر پتہ دیئے کہ میں کون ہوں بے غرض ہو کر خدمت کا حق ادا کیا جائے۔ تاریخ سے ایک واقعہ ملتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑھیا کا بوجھ اٹھا لیا جو اس سے اٹھایا نہ جاتا تھا۔ راستہ میں اس بڑھیا نے آپؐ کو نصیحت شروع کر دی کہ بیٹا یہاں ایک شخص رہتا ہے جو لوگوں پر جادو کرتا ہے۔ دیکھنا تم ہوشیار رہنا اور اس سے بچ کر رہنا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں جس کی تم بات کر رہی ہو وہ تو میں ہی ہوں آپؐ کی بات سنکر وہ حیران رہ گئی اور کہا اتنے اچھے اخلاق کا مالک انسان جادوگر نہیں ہو سکتا اور اسی وقت مسلمان ہوگئی۔

(مہتمم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک انڈونیشین کھیل کا مقابلہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالیہ اجتماعات میں جسمانی ورزش پر جو زور دیا ہے۔ اس کو ربوہ میں رواج دینے کے لیے ایک میچ ۲۶ نومبر بعد نماز جمعہ تقریباً ½ ۲ بجے جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے درمیان انڈونیشین گیم GALA ASIN کھیلا گیا۔ اس میچ کو دیکھنے کے لیے اطفال، خدام اور انصار بھی تشریف لائے تھے۔ یہ کھیل تقریباً آدھ گھنٹہ کھیلا گیا جو مجلس عاملہ مرکزیہ نے ایک کے مقابلہ میں دو پوائنٹس سے جیت لیا۔

تمام قائدین و ناظمین سے گذارش ہے کہ وہ بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے اس گیم کو اپنی مجلس میں رائج کریں۔ اس کھیل کے متعلق معلومات روزنامہ الفضل مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۱ء میں آچکی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

(سیکرٹری صحت جسمانی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سپاس تشکر

میں ان تمام بزرگوں، دوستوں، عزیزوں کا جنہوں نے میرے خالہ زاد بھائی مکرم محمود احمد صاحب چیمہ چیف انجینئر واپڈا کی المناک حادثاتی وفات پر تعزیتی خطوط لکھے ہیں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ان سب احباب کو فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر رہا ہوں اور بذریعہ اخبار ہذا اجتماعی طور پر ان سب احباب کا ممنون ہوں۔ جنہوں نے اس صدمہ عظیم پر ہمارے لیے ہمدردی کا اظہار اور نیک دعائیں کیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مکرم چیمہ صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر عطاء الرحمٰن چیمہ ٹانگہ۔ ضلع گجرات)

گمشدہ بیگ

۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء کو بوقت شام ½ ۴ بجے زنانہ جلسہ گاہ سے دارالرحمت شرقی بذریعہ ٹانگہ آتے ہوئے میرا ایک براؤن رنگ کا ہینڈ بیگ گم ہو گیا تھا اس میں میرے زیورات اور ایک کالی گرم شال تھی جن صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ معقول انعام دیا جائے گا۔

(بیگم لیفٹیننٹ کرنل مجید اللہ ضیاء لاج ۸۱-۳۴ ڈی لین نمبر ۵ پشاور روڈ راولپنڈی)

قائدین و ناظمین اضلاع متوجہ ہوں:۔

شعبہ تربیت کے تحت سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا یوم تربیت جنوری ۱۹۸۲ء کے آخری ہفتہ میں منایا جائے گا۔ انشاء اللہ

آپ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مناسب دن مقرر کر کے اپنی اپنی مجلس میں "یوم تربیت" منائیں اور کارگزاری سے مرکز کو مطلع فرمادیں۔

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ

کیا آپ نے ناظم اطفال اور مربی اطفال کا تقرر کر کے مرکز کو اس کی اطلاع دے دی ہے؟
اگر نہیں تو فوراً تقرر فرما کر مرکز کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

فون نمبر P.P احمدی احباب کا اپنا گیراج ۴۶-۳ (کراچی آٹوز)
ہر قسم کے نیشنل آٹو گیراج نواب شاہ
موٹر سائیکل۔ سکوٹر۔
سوزوکی پک اپ (4-WHEEL) کی مرمت۔ وائرنگ۔ ٹیوننگ۔ سپرس اور بیٹری چارجنگ کے لئے خدمت کا موقع دیں۔ آپکی خدمت۔ ہماری راحت
(پروپرائیٹر:۔ منور احمد)

دعائے مغفرت

• ۴ جنوری کو مکرم کیپٹن ڈاکٹر سراج الدین صاحب آف سیالکوٹ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ مورخہ ۵ جنوری کو بعد نماز عصر محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مسجد مبارک میں پڑھائی بعد ازاں قبرستان عام نمبر ۱ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم الحاجی ککوئی آف نائیجیریا نے دعا کروائی۔ آپ کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی آپ ایک نافع الناس وجود تھے۔ نہایت متقی، پرہیزگار اور تہجد گذار بزرگ تھے۔

آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے ڈاکٹر منور احمد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت سکیم نصرت جہاں کے تحت نائیجیریا میں طبی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(مجید احمد سیالکوٹی مبلغ افریقہ)

میرے ایک دیرینہ دوست اور زمانہ تعلیم میڈیکل سکول امرتسر میں ہم عصر ڈاکٹر فضل حق صاحب رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر سابق بنگہ ضلع جالندھر اور حال جھنگ صدر ۱۹ ستمبر ۸۱ء کو بعمر ۷۴ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد میاں عمر الدین مرحوم حضرت اقدس کے اصحاب میں سے تھے مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کے آپ عم زاد ہیں۔ نہایت مخلص، متقی، خوش اخلاق اور کامیاب معالج تھے۔ مرحوم نے تین لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن کی والدہ بہت عرصہ پہلے وفات پا گئی تھیں۔ بڑا لڑکا ڈاکٹر انعام الحق پی۔ آئی۔ اے ہاسپٹل کراچی میں کئی سالوں سے میکینیکل لیبارٹری کے انچارج پیتھالوجسٹ کے طور پر تعینات ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(ڈاکٹر عطاء اللہ خان ملک۔ ۱۹/۳ دارالرحمت۔ ربوہ)

ہفتہ وعدہ جات تحریک جدید

قائدین مجالس سے ۴ دسمبر ۸۱ء تا ۱۱ دسمبر ۸۱ء ہفتہ وعدہ جات تحریک جدید منا کر رپورٹ بھجوانے کے لئے سرکلر بھجوایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک رپورٹ فارم بھی تھا۔ ازراہ کرم وہ رپورٹ فارم جلد از جلد پُر کر کے بھجوا دیں۔ شکریہ۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

• خاکسارہ بغرض علاج راولپنڈی گئی ہوئی تھی اور کامیاب اپریشن ہونے کے بعد خیر و عافیت سے واپس ربوہ آ گئی ہے۔ تمام احباب جماعت اور افراد خاندان حضرت اقدس کی دعاؤں کے طفیل پہلے سے بہت افاقہ ہے اور کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ جو کہ پاکستان سے باہر علاج کروانے کیلئے گئی ہوئی ہیں ان کی صحت یابی کیلئے بھی احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(شمیم فرحت بنت مکرم شیخ محب الرحمان صاحب (مرحوم) ۷۵-۸ دارالعلوم وسطی ربوہ)

دعائیہ خطوط

قائدین کرام:۔

اس امر کی نگرانی کریں کہ تمام احمدی طلباء حضور اقدس کی خدمت میں دعائیہ خطوط التزام کیساتھ لکھتے ہیں۔

(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نذیر احمد صاحب ناصر مقیم ٹوکیو (جاپان) ابن مکرم ملک محمد بوٹا صاحب مرحوم آف ربوہ کو ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "خرم شہزاد ناصر" تجویز کیا گیا ہے نومولود مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب آف کنجاہ ضلع گجرات کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ نیکی و تقویٰ والی لمبی زندگی سے نوازے دین کا خادم اور فدائی بنائے۔ آمین (عطاء المجیب راشد۔ مبلغ انچارج جاپان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۶۰

میں منیرہ بیگم زوجہ مشتاق احمد صاحب وزیر آباد قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۸-۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند برائے وصیت ۵,۰۰۰/- روپے

۲- زیورات طلائی ۷ تولہ مالیتی ۱۵ ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ یک صد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- منیرہ بیگم زوجہ مشتاق احمد صاحب کریانہ مرچنٹ مین بازار وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- مشتاق احمد خاوند موصیہ مسل ۲۴۸۵۹۔

گواہ شد:- غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔ وصیت ۱۰۳۸۲

مسل نمبر ۲۴۸۶۱

میں حسن بی بی بیوہ محمد دین صاحب قوم بھٹی مہاجر جموں کشمیر پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۸-۷۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۲۰۰/- روپے وصول شدہ

۲- نقد ۷۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے سو روپے ۱۰۰/- ماہوار بصورت گھریلو ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- حسن بی بی بیوہ محمد دین صاحب کیمپ ۴ مہاجر جموں کشمیر پرانا بجلی گھر گوجرانوالہ

گواہ شد:- دلپذیر ولد محمد دین کیمپ ۴ پرانا بجلی گھر گوجرانوالہ صدر حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ

گواہ شد:- صوفی بشیر احمد ولد میاں فضل الدین صاحب محلہ امیر پارک نزد فنڈ گوجرانوالہ سیکرٹری تعلیم جماعت۔

مسل نمبر ۲۴۸۶۲

میں ناصرہ اسلم میر زوجہ میر محمد اسلم صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۸-۷۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۵ ہزار روپے وصول شدہ

۲- زیورات طلائی پانچ چوڑیاں وزنی پانچ تولہ مالیتی چھ ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- ناصرہ اسلم میر زوجہ میر محمد اسلم صاحب ۱۳۸/B ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ۔

گواہ شد:- میر محمد اسلم ولد میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت شہر و ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- محمد اکبر میر۔ وصیت ۱۰۸۲۶

۶- نور باوا گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۴۸۶۳

میں علم دین حاجی ولد لبھا قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۷۸ء ساکن چک ارائیاں۔ پنڈی بھاگو سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۶-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- اراضی چودہ کنال چاہی موضع چک ارائیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مالیتی ۱۴ ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ چودہ سو ۱۴۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- حاجی علم دین ولد لبھا ساکن چک ارائیاں ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- غلام نبی ولد شاہ محمد صاحب سکنہ چک ارائیاں۔ زعیم انصار اللہ۔

گواہ شد:- چوہدری نواب خان صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۴۸۶۴

میں امینہ بیگم بیوہ حکیم عبدالکریم مرحوم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳۳/۲۳۶ محلہ جنڈانوالہ سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۵۰۰/- روپے وصول شدہ

۲- طلائی کانٹے و لاکٹ ۱½ تولہ مالیتی ۲۳۰۰/-

۳- نقد ایک ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت گذارا از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- امینہ بیگم بیوہ حکیم عبدالکریم مرحوم ۳۳/۲۳۶ محلہ جنڈانوالہ سیالکوٹ شہر

گواہ شد:- نصر اللہ خان ناصر۔ ایم اے شاہد مربی سلسلہ وصیت ۱۷۴۴۷

گواہ شد:- قریشی محمد اقبال امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر۔ وصیت ۱۱۱۳۶

مسل نمبر ۲۴۸۶۵

میں غلام احمد ولد امام دین صاحب قوم سیال پیشہ دکانداری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- ایک عدد پلاٹ ۳ مرلہ واقع محلہ امام ایک نالہ کے کنارے مالیتی نامعلوم۔

اس وقت مجھے تین صد ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- غلام احمد ولد امام دین صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ شہر۔

گواہ شد:- نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ وصیت ۱۷۴۴۷

گواہ شد:- محمد صادق وصیت ۲۳۲۴۳ صدر محلہ حاجی پورہ سیالکوٹ شہر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: سیرۃ النبیؐ

اس جلسہ میں ربوہ کے احباب و خواتین کے علاوہ قریب کے علاقوں سے آئے ہوئے احباب نے بھی شمولیت کی اس کے علاوہ اس جلسہ میں انڈونیشیا ہالینڈ اور نائیجیریا سے آئے ہوئے بعض مہمانوں نے بھی شمولیت فرمائی۔

رسول مقبول نبی آخر الزماں محمد مصطفےٰ صلی علیہ وسلم کے ذکر کے اس بابرکت جلسے کی صدارت کا شرف مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر محترم محمود احمد صاحب کے حصے میں آیا صدر صاحب عمومی محترم مولوی خورشید احمد صاحب نے جو اس جلسے کے نگران و مہتمم تھے، محترم محمود احمد صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ اس جلسہ کی صدارت فرمائیں۔ اُن کے صدر نشست پر تشریف فرما ہونے کے بعد جلسہ کا باضابطہ آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری حافظ عاشق حسین صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے حضرت اقدس کا پر معارف عارفانہ کلام۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے۔

اپنے خوبصورت ترنم کے ساتھ سنایا۔ نظم کے بعد صدر جلسہ محترم محمود احمد صاحب نے احباب کرام کو تلقین فرمائی کہ وہ بڑی کثرت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں۔ اور اس درود کو اُٹھتے بیٹھتے اپنا مشغلہ بنالیں۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کے بعد دوسری نظم محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی نے حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب نوّر اللہ مرقدھا کی مشہور نعت

بدرگاہِ ذی شانِ خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام

ترنم سے سنائی۔ اس نظم کے اختتام پر صدر جلسہ محترم محمود احمد صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بارہ میں ارشاد ربانی سنایا اور اس پر عمل کرتے ہوئے آپ نے درود شریف پڑھا اور احباب نے بھی آپ کی اقتداء کی۔ اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمدٍ وعلیٰ آل سیدنا محمدٍ وبارک وسلم انک حمیدٌ مجیدٌ۔

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر

اس کے بعد محترم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ سلسلہ ممالک مشرق وسطیٰ نے "انقلابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے انقلاب کو واضح کرنے کے لئے اس زمانے کا ذکر کیا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک بعثت ہوئی۔ شرک کے اُس دور میں ہر طرف گمراہی و ضلالت کا دور دورہ تھا۔ شراب نوشی اور جنگ و جدال روزمرہ کے معمولات تھے۔ اخلاقی انحطاط کا یہ عالم تھا کہ خمار بازی، زنا اور دوسرے مکروہ افعال سے کسی کو ادنیٰ سی بھی شرم نہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہی کی آخری حدوں پر پہنچی ہوئی انسانیت کی انتہائی ناگفتہ بہ صورت میں انقلابِ حقیقی برپا کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے بڑا انقلاب برپا کیا وہ توحیدِ حقیقی کا قیام تھا۔ وہ قوم جو بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتی تھی اب قُل ھو اللہ اَحَدٌ کہتی ہوئی ایک خدا کے سامنے اپنی عبودیت کا اقرار کرنے لگی۔ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی کیونکہ اس انقلاب کا بنیادی مقصد توحید اور خدا پرستی تھی۔

مکرم شیخ صاحب نے اپنی تقریر میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے انقلاب کا دوسرا پہلو اخلاق عالیہ کا قیام قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو خلقِ عظیم کے منصب پر سرفراز کیا تھا۔ اور اخلاقی لحاظ سے آپؐ دنیا بھر میں ایک بے نظیر مثال ہیں۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں آنحضورؐ کے اخلاقِ کریمانہ کی بعض مثالیں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے معمولی معمولی باتوں پر جنگیں ہو جاتی تھیں اور لمبا عرصہ جاری رہتی تھیں۔ آپؐ نے آکر اس سلسلے کو ختم کیا اور اگرچہ آپؐ کو بھی بعض دفاعی جنگیں لڑنی پڑیں مگر آپؐ نے اخلاق کے اونچے معیار کو قائم رکھتے ہوئے اِن جنگوں میں مجبوراً حصہ لیا۔ اور فتح مکہ کے موقع پر آپ نے عظیم اخلاق کا تاریخی نمونہ دکھا کر اپنی جان کے دشمنوں کو یکسر معاف کر دیا۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں تیسرے عظیم انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے دل میں اپنی بے مثال محبت پیدا کی اور دنیا میں یہ روایت قائم کی کہ لوگ اپنے لیڈر سے بے غرض محبت کریں۔ آنحضورؐ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنا مقام بیان فرمایا اور پھر فرمایا کہ جو مجھ سے محبت کرے گا وہ خدا تعالیٰ کی محبت کو پالے گا۔ اس عظیم تربیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپؐ کی اُمت میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے قیصر و کسریٰ جیسی عظیم ترین سلطنتوں کو فتح کر کے وہاں توحید کا پرچم بلند کیا اور لوگوں کو توحید کا پرستار بنایا اور اس طرح ان کے دلوں پر فتح حاصل کی۔ اسی انقلاب کے نتیجے میں آنحضرتؐ کے ایسے فدائی پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو آنحضورؐ کی محبت میں فنا کر کے دائمی بقا حاصل کی۔ فاضل مقرر نے حضرت بلالؓ اور حضرت خباب بن ارت کے واقعات بطور مثال پیش کئے۔ فاضل مقرر نے آخر میں کہا کہ ہمیں اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے اور یہ دیکھتے رہنا چاہیئے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت کرتے ہیں۔ (باقی)

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ر دسمبر کی شام کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بخیر و خوبی منعقد ہوا اس میں یکصد سے زائد احمدی ڈاکٹروں نے شرکت کی جو ملک کے دور و نزدیک علاقوں کے علاوہ انگلستان، جرمنی، سویڈن، ریاستہائے متحدہ امریکہ، نائیجیریا، گیمبیا اور سیرالیون کے دور دراز کے علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ اس میٹنگ میں باہر سے آنے والے کئی ڈاکٹروں نے اپنے تجربات اور مشاہدات کے متعلق بتایا۔ "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی مبارک تحریک کے تحت جو خدمت احمدی ڈاکٹر مغربی افریقہ کے ترقی پذیر ممالک میں کر رہے ہیں اس کے متعلق ذاتی نوعیت کی رپورٹ کانفرنس کے سامنے پیش ہوئی۔ اس کے علاوہ ترقی یافتہ ممالک مثلاً امریکہ اور سویڈن سے آکر اجلاس میں شرکت کرنے والے ڈاکٹروں نے اپنے تجربات بیان کئے جو وہ ان ممالک میں کر رہے ہیں باوجود سردی اور جگہ کی دقت کے باوجود تمام موجود ممبران نے بڑی دلجمعی سے اجلاس کی کارروائی میں حصہ لیا۔

آخر میں مکرم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور خواہشات جن کا ذکر حضور ایدہ اللہ نے کچھ عرصہ قبل احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے اجلاس میں فرمایا تھا جملہ ممبران تک احسن طریق پر پہنچایا اور ترغیب دی کہ فضل عمر ہسپتال میں دنیا کے چوٹی کے ڈاکٹر آنے چاہئیں۔ اور اس سلسلے میں جو ڈاکٹر اپنے آپ کو اہل سمجھتے ہوں وہ خدمت کے لیے آگے بڑھیں۔

اجلاس دعا اور چائے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن ربوہ)

خلافت جوبلی علم انعامی مجلس خدام الاحمدیہ ۱۹۸۰/۸۱ء

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۱ء صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے سال ۱۳۵۹-۶۰ ہش / ۱۹۸۰-۸۱ء میں حسن کارکردگی کی بنا پر اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کا اعلان کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ، مارٹن روڈ، کراچی اوّل۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ، دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر، سوم قرار دی گئی۔

محترم صدر صاحب کی درخواست پر حضورِ اقدس نے ازراہ شفقت مکرم شیخ عبدالمالک صاحب قائم مقام قائد مارٹن روڈ کو اپنے دستِ مبارک سے خلافت جوبلی علم انعامی ایک سال کے لئے اور سندِ خوشنودی عطا فرمائی۔ (مکرم محمود احمد صاحب اشرف قائدِ مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ جلسہ سالانہ پر تشریف نہیں لا سکے) مکرم محمد اسلم صاحب شاد منگلا مہتمم مقامی اور مکرم سید اویس احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر کو بھی حضورِ اقدس نے سنداتِ خوشنودی عنایت فرمائیں۔ بارک اللہ لہم۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان مجالس کے لئے مزید ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین

(ملک منصور احمد عمر۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

آنکھ کا اپریشن
بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا	CATARACT
کالا موتیا	GLAUCOMA
ناخونہ	PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں	STYES
آنکھ کا ناسور	EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا	EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ	EYE INJURY

بغیر اپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ مشورہ لٹریچر فری
کیوٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

مکان برائے فروخت

مسجد اقصیٰ و جلسہ گاہ کے قریب
ناصر آباد کالونی ربوہ میں جدید ڈیزائن و معیاری میٹریل کے ساتھ نیا تعمیر شدہ مکان برمشتمل ڈرائنگ و ڈائننگ روم۔ تین بیڈ روم۔ گیلری۔ ٹی وی لاؤنج۔ اٹیچڈ باتھ۔ سٹور۔ باورچی خانہ۔ برآمدہ اور میٹھے پانی کی موٹر فٹ ہے۔ خواہشمند حضرات کیلئے عمدہ موقعہ ہے فوری رابطہ قائم کریں

صدیق اسٹیٹ ایجنسی
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دفتر ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰